کتاب میں ایسے مقامات اور بھی بہت ہیں اور ان سے گزرتے ہوئے ترکی کے ساتھ اسلام کی عظمت دل میں جاگزیں ہوتی چلی جاتی ہے۔

اس کتاب میں اگر کوئی بات توجہ دلانے کے قابل ہے تو وہ چند جملے ہیں اور وہ بھی اس لیے کہ مصنف حکیم محمد سعید ہیں۔

ص ۲۱، سطر ۸ ۔ "لوگوں کے جوتے بھی پڑے ملتے"۔ "جوتے بھی رکھے ہوتے" ہونا چاہیے۔ ص ۲۵، سطر ۱۲ "فوراً اپنی تجربے گاہ"۔ یہاں لفظ "تجربہ" ہونا چاہیے۔ ص ۳۹، سطر ۱۴ "سلطان سلیمان کی مسجد ہے"۔ یہاں سلطان سلیمان چاہیے۔ ص ۵۷ سطر ۲۲۔ کراچی کی جونا مارکیٹ ۔ کراچی کی جونا مارکیٹ ہونا چاہیے۔ ص ۵۸، سطر ۱۰ بے وقت کی "ادلہ باری" سے محفوظ رہے۔ بے وقت کی "ژالہ باری" ہونا چاہیے۔ کتاب کی نظر ثانی کر لی جائے تاکہ اگلے ایڈیشن میں غلطیاں نہ رہیں۔ (سید نظر زیدی)

---

**ہمارا سفر (حصہ اول)** مرتبہ: کارکنانِ اسلامی جمعیت طالبات۔ ناشر: الجمعیہ پبلیکیشنز مرکز طالبات، منصورہ، لاہور۔ قیمت: درج نہیں۔ صفحات: ۱۸۸

یہ کتاب اسلامی جمعیت طالبات کے سنِ تاسیس ۱۹۶۹ء سے ۱۹۸۰ء تک کے ان احوال و کوائف پر مشتمل ہے جو مسلم طالبات پاکستان کی اس تنظیم کے عالمِ وجود میں آنے کا باعث بنے اور پھر اسے ایک بہت وسیع تحریک بنانے کی جدوجہد میں پیش آئے۔ پیش لفظ محترم میاں طفیل محمد صاحب سابق امیر جماعتِ اسلامی پاکستان نے تحریر فرمایا ہے۔

ہمارے موجودہ زمانے میں جب طلباء کی تنظیموں کو دہشت گردی کی علامت سمجھا جانے لگا ہے اور مبینہ طور پر ان کی وجہ سے تعلیم گاہوں کا ماحول بہت خراب ہو گیا ہے۔ اسلامی جمعیت طلبا کے بارے میں بھی کچھ ایسے ہی خیالات جنم لے رہے ہیں، بلکہ بعض حلقے تو تعلیمی ماحول کی اس ابتری کا الزام جمعیت کے سر ہی دھرتے ہیں، لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے اور وہ کسی مبالغے کے بغیر یہ ہے کہ اس ملک میں اسلام سے جو وابستگی نظر آتی ہے اور تہذیب و شرافت کے جو بچے کھچے آثار دکھائی دیتے ہیں بڑی حد تک اسلامی